السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(مابین السجود اشارہ بالسبابہ کا ثبوت صحیح احادیث سے ہے یا نہیں؟ (محمد صدیق ایبٹ آباد

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

:جو لوگ مابین السجود، اشارہ بالسبابہ کے قائل ہیں ان کی میرے علم کے مطابق دو ہی دلیلیں ہیں

کان رسول اللہ صلی اللہ علہ وسلم اذا قعد فی الصلوۃ جعل قدمہ الیسري بین فخذہ وساقہ وفرش قدمہ الیمنی ووضع یدہ الیسري رلی رکبتہ الیسري ووضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی واشار باصبعہ

رسول اللہ ﷺ جب نماز میں (تشہد) بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان کرلیتے اور اپنا دایاں پاؤں بچھالیتے۔ اپنا بایاں ہاتھ گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ ران پر رکھ دیتے تھے اور اپنی انگلی (رفع سبابہ) سے اشارہ کرتے تھے (صحیح مسلم :579، وترقیم دارالسلام :1307

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ ورفع اصبعہ الیمنی التی تلی الابہام فدعا بہا۔۔۔ الخ نبی ﷺ جب نماز میں (تشہد) بیٹھتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگلی (رفع سبابہ) اٹھاتے جو انگوٹھے سے ملی ہوئی ہے۔ پھر اس کے ساتھ دعا بھی کرتے۔ (صحیح مسلم :114/580 وترقیم دارالسلام :1309)

استدلال "کان اذا قعد (جلس) فی الصلوۃ" جب آپ ﷺ نماز میں بیٹھ جاتے" سے ہے۔ فی الصلوۃ کے الفاظ عام ہیں جو تشہد اور جلوس بین السجدتین دونوں پر مشتمل ہیں۔

یہ استدلال صحیح نہیں ہے، پہلی روایت صحیح مسلم میں عثمان بن حکیم عن عامر بن عبداللہ بنالزبیر عن ابیہ اور دوسری روایت محمد بن عجلان عن عامر بن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے موجود ہے اور یہی روایت سنن نسائی (باب موضع البصر عند الاشارہ تحریک السبابۃ ج3 ص39 ح1276، تعلیقات سلفیہ) میں ابن عجلان عن عامر بن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے درج ذیل متن کے ساتھ موجود ہے: "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قعد فی التشہد وضع لفہ الیسري ۔۔۔ الخ"

:روایت ثانیہ صحیح مسلم میں ہی درج ذیل الفاظ موجود ہے

(کان اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری۔ الخ) (ح115/580 دارالسلام :1310

معلوم ہوا کہ یہاں فی الصلوۃ سے مراد فی التشہد ہے، والحدیث یفسر بعضہ بعضاً۔

یہی جواب اس باب کی باقی عام روایات کا ہے کہ وہ تشہد پر محمول ہیں۔

1) عبدالرزاق اخبرنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال: رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسجد فوضع یدیہ حذوا اذنیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسري ثم وضع یدہ الیسري علی رکبتہ الیسري ووضع ذراعہ الیمنی علی فخذہ الیمنی ثم اشار بسبابتہ ____ ثم سجد فکانت یداہ حذاء اذنیہ۔ (مسند احمد 4/317 ح18858، واللفظ لہ، عبدالرزاق فی المصنف 2/68 ح2522 و2 الطبرانی فی الکبیر 22/34، 35 ح81

اس روایت میں دو سجدوں کے درمیان اشارہ کرنے کی صراحت ہے لیکن بلحاظ سند یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کے راوی سفیان الثوری مشہور مدلسین میں سے تھے۔ دیکھئے میری کتاب نور العینین (ص100/103، طبع جدید ص138۔ 139) عمدۃ القاری للعینی (ج3 ص112 الجواہر النقی (8/262) اور ارشاد الساری للقسطلانی (1/286) وغیرہ

غیر صحیحین میں مدلس کی عدم تصریح سماع اور عدم متابعت معتبرہ والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔۔

بعض محققن نے اس روایت کو محدث عبدالرزاق (ثقہ حافظ) کے تفرو کی وجہ سے شاذ قرار دیا ہے۔ (دیکھئے تمام النسۃ ص216

حالانکہ یہ جرح اصول حدیث کی رو سے بلکہ ہر لحاظ سے غلط و مردود ہے۔ وجہ ضعف صرف عنعنہ سفیان ثوری ہے۔ واضح رہے کہ عبدالرزاق کا تفردییاں چنداں مضر نہیں۔ دوسرے اگر ایک ہزار راوی ایک زیادت سند یا متن میں ذکر نہ کریں اور ایک ثقہ ذکر کرے تو عدم ذکر سے زیادت ذکر والی روایت معلوم نہیں ہوتی الا یہ کہ کسی راوی کے وہم پر محدثین کا اجماع ہویا جمہور محدثین نے اس کی روایت کو معلول قرار دیا ہو' یہ دونوں باتیں یہاں مفقود ہیں' مختصر یہ کہ سفیان ثوری کی منعن روایت عدم تصریح سماع کی وجہ سے ضعیف و مردود ہے۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ دونوں سجدوں کے درمیان اشارہ سبابہ کرنا ہی راجح ہے۔ (شہادت، مارچ 2004

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ382

محدث فتویٰ